Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۳م

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ ۵ امان ۱۳۵۷ہش ۵ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۵۲

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۵ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۲۳ فروری ۱۹۷۸ء کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ نے اپنے بیٹے حافظ عبدالرشید صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

حافظ عبدالرشید صاحب کے نکاح کا اعلان ۲۹ جنوری ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم حکیم محمد دین صاحب آف بنگلور (بھارت) سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ کیا تھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اپنی نوعیّت کا بڑا مفید رسالہ

الفضل مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۲ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُس تقریر کا خلاصہ شائع ہوا تھا جو حضور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے بعض رسائل خریدنے اور ان سے استفادہ کرنے کی بھی تحریک فرمائی تھی۔ رسالہ "تحریکِ جدید" کے متعلق حضور کا ارشاد خلاصہ میں درج نہ ہو سکا تھا چنانچہ حضور کا ارشاد ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے حضور نے فرمایا :-

"رسالہ "تحریکِ جدید" ہے یہ اپنی نوعیت کا ہے۔ یہ بیرونی دُنیا کی خبریں دیتا ہے۔ بڑا مفید ہے۔ اپنے دوستوں کو پڑھنا چاہیئے"۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سُورۃ فاتحہ کو دِلی حضور کے ساتھ پڑھنا تنویرِ باطن کیلئے نہایت مفید ہے

اِس سے بشریت کی ظلمت دُور ہوتی ہے اور قبولیّتِ الٰہی کے انوار انسان کا احاطہ کر لیتے ہیں

"ایک خاصہ رُوحانی سُورہ فاتحہ میں یہ ہے کہ دلی حضور سے اپنی نماز میں اس کو وِرد کر لینا اور اس کی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دِل میں قائم کر لینا تنویرِ باطن میں نہایت دخل رکھتا ہے یعنی اس سے انشراح خاطر ہوتا ہے اور بشریت کی ظلمت دُور ہوتی ہے اور حضرت مبدء فیوض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور قبولیّتِ الٰہی کے انوار اس پر احاطہ کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ترقی کرتا کرتا مخاطباتِ الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے اور کشوفِ صادقہ اور الہاماتِ واضحہ سے تمتع تام حاصل کرتا ہے اور حضرتِ الوہیّت کے مقربین میں دخل پا لیتا ہے اور وہ عجائبات القائے غیبی اور کلام لاریبی استجابت ادعیہ اور کشف مغیبات اور تائید حضرت قاضی الحاجات اس سے ظہور میں آتی ہیں کہ جس کی نظیر اس کے غیر میں نہیں پائی جاتی۔ اگر مخالفین اس سے انکار کریں اور غالباً انکار ہی کریں گے تو اس کا ثبوت اِس کتاب میں دیا گیا ہے اور یہ احقر ہر ایک طالبِ حق کی تسلّی کرنے کو تیار ہے اور نہ صرف مخالفین کو بلکہ اسمی اور رسمی موافقین کو بھی کہ جو بظاہر مسلمان ہیں مگر محجوب مسلمان اور قالب بے جان ہیں جن کو اِس پُر ظلمت زمانہ میں آیاتِ سماویہ پر یقین نہیں رہا اور الہامات حضرت احدیت کو محال خیال کرتے ہیں اور از قبیل اوہام اور وساوس قرار دیتے ہیں... اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کو بھی نہایت درجہ کا کمزور اور ضعیف سا خیال کر رہے ہیں سو یہ عاجز ان سب صاحبوں کی خدمت میں بادب تمام عرض کرتا ہے کہ اب تک تاثیراتِ قرآنی سے انکار ہے اور اپنے جہل قدیم پر اصرار ہے تو اب نہایت نیک موقع ہے کہ یہ حقیر خادمین اپنے ذاتی تجارب سے ہر ایک مُنکر کی پوری پوری اطمینان کر سکتا ہے اِس لئے مناسب ہے کہ طالبِ حق بن کر اِس احقر کی طرف رجوع کریں اور جو جو خواص کلامِ الٰہی کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے اس کو بچشم خود دیکھ لیں اور تاریکی اور ظلمت میں سے نکل کر نورِ حقیقی میں داخل ہو جائیں !"

(براہین احمدیہ صفحہ ۶۰۲ تا ۶۱۳)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ رامان ۱۳۵۷ھش
۵ رمارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بنیادی امر جس پر نجات کا مدار ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اور صرف اُسی کی عبادت کریں اور اس طرح صحیح معنوں میں اُس کے عبد بنیں جیسا کہ وہ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذٰریٰت آیت ۵۷)

ترجمہ :- اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

یہاں عبادت سے مراد صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ معروف عبادات ہی نہیں ہیں اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لفظ کو بہت وسیع مفہوم میں استعمال کیا ہے اور وہ مفہوم یہ ہے کہ انسانوں کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ مقررہ معروف عبادات (جو فرض کی گئی ہیں) کمال تعہد اور مستعدی سے بجالانے کے علاوہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات کے مطابق اس طرح زندگی گزاریں کہ انہیں رضائے الٰہی حاصل ہو سکے۔ نہ صرف یہ کہ عبادات بجالانے کا مقصد بجز حصولِ رضائے الٰہی اور کچھ نہ ہو بلکہ ہر کام حتّٰی کہ ہر حرکت و سکون میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مدنظر ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ رضائے الٰہی کو مدنظر نہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں ان کے نیک اعمال کا اجر نہ ملے گا بلکہ ان کا ٹھکانہ دوزخ قرار پائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (اٰل عمران آیت ۱۶۳)

ترجمہ :- کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کے پیچھے چلتا ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف سے (نازل ہونے والے) غضب کو لے کر لوٹے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو۔ اور وہ جگہ (رہنے کے لحاظ سے) بہت بُری ہے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر نیک اعمال بجالانے میں رضائے الٰہی مدنظر نہ ہو تو پھر ایسے اعمال حبط ہو جاتے اور عذاب الٰہی کے نزول کا موجب بن جاتے ہیں۔ اسی لئے جو لوگ رضائے الٰہی کی بجائے کسی دنیوی غرض کے ماتحت اعمال بجالانے کے عادی تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کے بُرے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ (محمدؐ آیت ۲۹)

ترجمہ :- یہ (یعنی بُرا انجام) اس لئے ہوگا کہ جس بات کو اللہ نے ناپسند کیا وہ اس کے پیچھے چل پڑے اور خدا کی رضا (کی جستجو) کو ناپسند کیا سو خدا نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو سب سے بڑا انعام اور بہت ہی بڑی کامیابی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا :-

رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ :- اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

لیکن یہ سب سے بڑا انعام اور سب سے بڑی کامیابی صرف روکھی سوکھی عبادات بجالانے سے نہیں ملتی بلکہ خشوع و خضوع کے ساتھ مقررہ عبادات بجالانے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے سے ملتی ہے۔ چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جملہ احکام پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر عبادت کا اصل حق ادا کر دکھایا تھا اس لئے انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوئی اور خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس کا ذکر فرمایا چنانچہ فرماتا ہے :-

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ :- اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اطاعت کی ایسی رُوح جو حصولِ رضائے الٰہی پر منتج ہو، تقویٰ اللہ اختیار کرنے اور اس میں کمال حاصل کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا :-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ (البیّنہ آیت ۹)

ترجمہ :- اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اُس (یعنی اللہ) سے راضی ہو گئے۔ یہ جزا اُس کی شان کے مطابق ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (یعنی تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر نیک اعمال بجالاتا ہے)

اِن جملہ آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ **اوّل** یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت (یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت) کے لئے پیدا کیا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ عبادت کی غرض صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول ہونی چاہیئے۔ **تیسرے** یہ کہ رضائے الٰہی کے حصول کو ہر کام میں اپنا مقصد بنانے کی توفیق تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے۔ سو جو شخص بھی چاہتا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے، رضائے الٰہی کو اپنا مطمح نظر بنائے اور اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری پوری اطاعت کو لازم پکڑے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑے انعام یعنی رضوان الٰہی سے نوازیگا اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ، رضائے الٰہی اور عبادت کا حق ادا کرنے کو وہ بنیادی امر قرار دیا ہے جس پر نجات کا مدار ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دہ ہوگی وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائیِ معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمان صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۴)

نعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

(بتقریب جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقدہ بتاریخ ۲۰ فروری ۷۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

سلام اُس پر درود اُس پر کہ ہر سُو جس کی ہے ضوفشانی
حرا سے چمکا جو بدرِ کامل خُدا کا محبوبِ جاودانی

سلام اُس پر درود اُس پر کہ فقر کو جس نے فخر سمجھا
شہ و گدا ہو گئے برابر دلوں کو بخشی وہ شادمانی

نہ تاج پہنا نہ تخت رکھا پسند تھی بوریا نشینی
اگرچہ حق کی طرف سے حاصل تھی آپؐ کو شانِ حکمرانی

وجود رحمت مآب اُس کا کلام آبِ حیات اُس کا
ہر ایک مشکل کے حل کی ضامن کتاب اس کی ہے آسمانی

ازل سے اُس نورِ دو جہاں کا جمال دیکھا جلال دیکھا
نہ پہلے اُس کی نظیر دیکھی نہ اب کوئی ہوگا اُس کا ثانی

سلام اُس پر درود اُس پر کہ جس نے مہدی کی دی بشارت
خزاں رسیدہ چمن کو بخشی بہار کی فصلِ جاودانی

متاعِ عشقِ نبیؐ ہے دل میں مگن ہے شبیر اس خوشی میں
اسی متاعِ عزیز کی میں کروں گا تا عمر پاسبانی

(شبیر احمد واقف زندگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے معاملات سے متعلق اسلامی تعلیم

فرمودات سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمدنی معاملات میں سے ایک اہم شاخ آپس کے لین دین کے تعلقات بھی ہیں کیونکہ ہمیشہ انسان پر ایسے وقت آتے رہتے ہیں کہ وہ ان اوقات میں دوسروں سے مدد لینے کا محتاج ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کی یہ حالت عارضی ہوتی ہے وہ اس مدد کو واپس بھی کرنا چاہتا ہے۔ اس حالت کا علاج اسلام نے قرض یا رہن بتایا ہے یعنی چاہیئے کہ جو شخص امداد کا محتاج ہو اس کو مالدار لوگ حسب ضرورت اور قابلیت ادائیگی قرض دیں خواہ کوئی چیز رکھ کر یا یونہی۔ اس کیلئے اسلام نے یہ حکم دیئے ہیں کہ قرض کے معاملہ کو تحریر میں لایا جائے۔ اور یہ امر اختیاری نہیں بلکہ اسلام نے اس کو فرض مقرر کیا ہے کیونکہ تمدن کی خرابی میں بہت کچھ دخل قرضوں کے جھگڑوں کا بھی ہوتا ہے اور فرمایا کہ اگر قرض لینے والا ان پڑھ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوائے اور اس تحریر پر کم سے کم دو گواہوں کی گواہی ثبت ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ قرض کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر کیا جائے کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ اسی وجہ سے فساد پڑ جاتا ہے کہ قرض دینے والا سمجھتا ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں روپے واپس مل جائیں گے اور لینے والا خیال کرتا ہے کہ میں جلدی روپیہ مہیا نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا کہ قرض لینے والے کو چاہیئے کہ وقت پر قرض ادا کردے لیکن اگر ان واقعات کے ذریعہ سے جو اس کے اختیار میں نہ تھے وہ قرض ادا کرنے پر قادر نہیں تو پھر قرض دینے والے کو چاہیئے کہ میعاد کو بڑھا دے اور اس پر سہولت کا زمانہ آنے تک وصولی کو پیچھے ڈال دے۔ لیکن اگر قرض وصول کرنے والے کو خود بھی سخت ضرورت پیش آجائے تو چاہیئے کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس جگہ کے صاحب مقدرت لوگوں سے چندہ جمع کر کے قرضہ ادا کر دے۔ مگر شرط یہ ہے کہ قرضہ لینے والے کو کوئی سچی مجبوری ہو اس کی کسی غفلت یا شرارت کا دخل نہ ہو اور اگر کوئی قرض لینے والا مر جائے۔ پیشتر اس کے کہ قرض ادا کرے تو اس کی جائیداد میں سے قرض ادا کیا جائے اور اگر جائیداد بھی نہ ہو تو رشتہ دار اس کا قرض ادا کر دیں اور اگر رشتہ دار بھی نہ ہوں۔ تو حکومت اس کا قرض ادا کرے۔

حکومت کو خاص حالات میں قرضوں کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار دے کر اسلام نے قرض کے طریق کو نہایت آسان کر دیا ہے اس حکم کی وجہ سے مالدار لوگوں پر اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اس حکم سے لوگ ناجائز فائدے بھی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ اوّل تو کوئی شخص پسند نہیں کرے گا کہ وہ اپنا روپیہ کسی کو اس خیال سے دے دے کہ اگر یہ بے جائداد کے مر گیا تو مجھے روپیہ حکومت دے دیگی۔ دوسرے چونکہ حکومت یہ دیکھے گی کہ قرض ضروری تھا اور جائز تھا اور مرنے والا سچی مجبوریوں کی وجہ سے اس کو ادا نہیں کر سکا قرض دینے والے کو یہ خطرہ بھی لگا رہے گا۔ کہ شاید میرا روپیہ نہ ملے اور وہ حقیقی ضروریات پر ہی قرض دے گا۔

ایسے اموال فروخت نہ کریں جو ناقص مصالح سے بنے ہوئے ہوں اور ان کو معلوم ہو کہ یہ ناقص ہیں۔ گو ان کی شکل اچھی ہو۔ اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ ظاہری نقص کو چھپا کر رکھے، مثلاً اگر غلّہ گیلا ہو گیا ہے تو جائز نہیں کہ اوپر خشک غلّہ رکھ کر گیلے غلہ کو چھپا لے۔ اور اسی طرح یہ جائز نہیں کہ مثلاً پھٹے ہوئے تھان کے ناقص حصّہ کو دبا کر رکھے بلکہ چاہیئے کہ نقص کو گاہک پر ظاہر کر دے۔ اور اگر کوئی بلا نقص کے اظہار کے سودا فروخت کرتا ہے تو گاہک کو حق ہو گا کہ مال واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اور پھر ایک ہدایت یہ ہے کہ سودا ہو چکنے کے بعد اور مال وصول کر لینے اور روپیہ دینے کے بعد بیع فسخ نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح یہ حکم ہے کہ مال کی دو قیمتیں مقرر نہ کرے مثلاً یوں نہ کرے کہ ہوشیار آدمی کو زیادہ مال دے اور بچہ یا ناواقف کو کم۔ کیونکہ گو اس کا اختیار ہے کہ جو چاہے اپنے مال کی قیمت مقرر کرے مگر اس کو یہ حق نہیں کہ جس سے جو قیمت چاہے لے لے ہاں اگر کوئی خریدار ایسا ہے کہ اس سے کوئی خاص ذاتی تعلق ہے تو اس کے ساتھ رعایت کر سکتا ہے۔ جیسے رشتہ دار یا استاد یا کوئی ہمسایہ وغیرہ وغیرہ

اسی طرح اسلام حکم دیتا ہے کہ تاجر جب کسی چیز کو فروخت کرے تو یا تو اسے لکھ لے یا اس پر گواہ مقرر کرے تا ایسا نہ ہو کہ ایک شخص پہلے کسی کے پاس ایک چیز فروخت کرے اور پھر خریدار پر چوری کا الزام لگا دے یا قیمت کی وصولی کا دعویٰ دوبارہ کر دے یا چوری کی چیز فروخت کر دے اور جب خریدار پکڑا جائے تو تاجر اس کے پاس بیچنے سے انکار کر دے۔ پس اسلام ان سب باتوں کو روکتا ہے۔

اسی طرح اسلام حکم دیتا ہے کہ جو چیز کوئی خریدے اس کو بغیر وزن کئے یا دیکھے دوسرے کے آگے فروخت نہ کرے۔ کیونکہ اس میں جھگڑوں کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ خریدیں ہونگی دو واسطے پڑ جائینگے ہر ایک بیچنے والوں میں سے یہ کہے گا کہ میں نے تو چیز اچھی دی تھی دوسرے نے خراب کر دی ہوگی۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تاجر متواتر بے دیکھے اور وزن کئے کوئی چیز فروخت نہ کریں۔

اسی طرح اسلام حکم دیتا ہے کہ جھوٹے مقابلہ سے قیمت نہ بڑھائی جائے۔ مثلاً یہ نہ کیا جائے کہ تاجر ایک ساتھی کو سکھا کر کھڑا کر دے اور وہ ایک چیز کے زیادہ دام دینے پر تیار ہو جائے اور اس طرح گاہک کو یہ بتایا جائے کہ اب اس چیز کی قیمت بڑھ گئی ہے اور لوگ اسے زیادہ قیمت پر خریدنے کے لئے تیار رہیں اور نہ نیلام کے وقت جھوٹی بولی دلوا کر قیمت کو بڑھایا جائے۔

اسی طرح اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ باہر سے آنے والے تاجروں کو شہر سے باہر جا کر نہ ملا جائے بلکہ پہلے ان کو منڈی میں آنے دیا جائے تا ان کو اصل بھاؤ معلوم ہو جائے اور نہ ان کو کوئی نقصان ہو اور نہ خرید و فروخت میں کوئی فساد ہو۔

اسی طرح اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ غیر معین اشیاء کی خرید و فروخت نہ کی جائے بلکہ چیز کو دیکھ کر خریدا جائے۔ خواہ خود خواہ اپنے کسی ایجنٹ کی معرفت یہ نہ کیا جائے کہ جوئے کی طرح چیزیں خریدی جائیں۔ مثلاً اس طرح بیع نہ کریں کہ فیصلہ کر لیں کہ جس تھان کو کنکری لگ جائے وہ ایک پہلے سے مقرر کی ہوئی قیمت پر خریدار کا ہو جائے گا۔ اور نہ اسی قسم کے ذرائع کو استعمال کر کے خرید و فروخت کریں۔ اسی حکم سے اسلام نے وہ غیر طبعی طریق جو لاٹری کے نام سے موسوم ہے اس کو بالکل روک دیا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ طریق واقع میں فطرت صحیحہ کے مخالف نہیں؟ یہ طریق یقیناً ایک جوئے کی قسم ہے۔ اور ایسا ہی بُرا ہے جیسے کہ جوئے کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ قسم۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"انفرادی دیانت جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اقتصادی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہے مگر یہ انفرادی دیانت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تجارتی دیانت اور ایک اخلاقی دیانت۔ جس قوم میں اخلاقی دیانت نہ ہو مگر تجارتی دیانت موجود ہو وہ بھی نہیں گرتی چنانچہ ہندوؤں کو ہی دیکھ لو۔ بنیئے میں اخلاقی دیانت نہیں مگر تجارتی دیانت ہے اور اسی وجہ سے وہ تجارت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہودیوں میں بھی اخلاقی دیانت نہیں۔ لیکن تجارتی دیانت ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جس قوم میں اخلاقی دیانت پیدا ہو جائے اس کا اخلاقی طور پر دوسروں کے قلوب پر سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس قوم کے افراد جہاں جاتے ہیں لوگ ان سے مشورہ لیتے اور ان کی باتوں پر اپنے کاموں کا انحصار رکھتے ہیں۔ لیکن جس قوم میں قومی دیانت بھی ہو۔ تجارتی دیانت بھی ہو اور اخلاقی دیانت بھی ہو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو اڑا دیا جا سکے مگر یہ ممکن نہیں کہ اس قوم کو برباد کیا جا سکے ایسی قوم نہ صرف خود محفوظ ہوتی ہے بلکہ اور لوگوں کی حفاظت کا بھی موجب ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں اور وہ دنیا کے لئے ایک تعویذ بن جاتی ہے۔"

("مشعل راہ" صـ ۱۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برائے امتحان سہ ماہی انصار اللہ ۱۹۷۸ء

درج ذیل الہامات میں سے کوئی سے دس زبانی مع ترجمہ یاد کیجئے۔ حوالہ جات "تذکرہ" طبع دوم کے ہیں:۔

(۱) ۱۸۶۵ء صفحہ ۶۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے۔ تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ اَوْ تَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا"

یعنی تیری عمر اسی ۸۰ برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ لے گا۔

(۲) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۵۲

"اَلرَّحِيْلُ ثُمَّ الرَّحِيْلُ وَالْمَوْتُ قَرِيْبٌ"

کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔

(۳) دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۴۳۔ (سبز اشتہار)

"وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ"

اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے ماتحت نظام جماعت کی کشتی تیار کر۔ (جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے) جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ دراصل خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا

(۴) ۱۸۹۱ء (صفحہ ۱۹۰) "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے"

"وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اَنْتَ مَعِيْ وَعَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ"

اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا تو میرے ساتھ ہے اور روشن حق پر قائم ہے۔

(۵) ۱۸۹۲ء (صفحہ ۲۰۵) "اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ اَللّٰهُ اَجْرُكَ۔ اَللّٰهُ يُعْطِيْكَ جَلَالَكَ"

جو تیری ذلت چاہے گا میں اسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا۔

(۶) ۱۸۹۶ء (صفحہ ۲۷۶)

"اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ"

اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ سو وقت آگیا ہے کہ تو لوگوں میں شناخت کیا جائے اور مدد دیا جائے۔

(۷) ۱۸۹۶ء (صفحہ ۲۸۵)

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(۸) ۱۸۹۶ء (صفحہ ۲۹۳)

"جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ"

اللہ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔

(۹) ۱۸۹۷ء (صفحہ ۳۱۴)

"اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً"

وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔

(۱۰) ۱۸۹۹ء (صفحہ ۳۴۳)

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اِنَّ رَبِّيْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

اے حی اور اے قیوم! میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

(۱۱) ۱۹۰۲ء (صفحہ ۴۳۴)

"اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَارٍ"

میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا۔ مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔

نوٹ:۔ (اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خشت و خاک کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔" (کشتی نوح)

(۱۲) ۱۹۰۵ء (صفحہ ۵۱۰)

"اِنِّيْ مَعَكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ" سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰى دِيْنٍ وَّاحِدٍ

یعنی تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے...... (انگریزی میں)

(۱۳) ۱۹۰۶ء (صفحہ ۶۴۳)

"رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے"

(۱۴) ۱۹۰۶ء (۱۷ مئی)

"اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" یعنی اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

(۱۵) ۱۹۰۵ء دسمبر (صفحہ ۵۰۰)

"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ"

ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔ وہ پوتا میری ہی طرف سے ہوگا۔

(نوٹ۔ اس الہام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کی خوشخبری دی گئی ہے)

قائد تعلیم

(مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ عارضی کی برکات

مکرم حمید اللہ صاحب ظفر چک ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد جھنگڑ میں دو ہفتے وقفِ عارضی کے طور پر گزارنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے اس مہینہ میں وقفِ عارضی کے تحت تقریباً دو ہفتے جھنگڑ میں گزارنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ میرے ہمراہ جھنگڑ عالم والا کے ایک دوست رائے محمد خان کھرل بھی تھے جو باوجود ان پڑھ ہونے کے ایک مکمل مبلغ ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث کے بہت سے حوالے مع ترجمہ انہیں زبانی یاد ہیں۔ چونکہ وقفِ عارضی کا بڑا مقصد اپنی اور متعلقہ جماعت کی تربیت و اصلاح ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے بہت سے افراد کو ان کی سستیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب نے ہماری حقیر کوششوں کو شرف پذیرائی بخشا۔ جو دوست نماز با جماعت ادا کرنے میں سست تھے وہ حاضر ہونے لگ گئے۔ جو چندوں میں سست تھے انہوں نے ادائیگی شروع کر دی۔ بعض دوسرے احباب سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔ جلسہ کے اشتہارات شہر میں لگائے گئے متعلقہ سلسلہ دیہاتی جماعتوں کا بھی دورہ کیا اور اس طرح تقریباً تمام احباب سے ملاقات و تعارف کا موقعہ ملا اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اپنی ذات کی اصلاح و تربیت کا موقعہ ملا۔ کھانا خود پکانے کے مواقع ملے۔ تقریباً تمام نمازیں با جماعت پڑھنے کا موقعہ ملا اور نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم با ترجمہ نہایت باقاعدگی سے کرنے کا موقعہ ملا۔ حتیٰ کہ ان نوافل کی ادائیگی میں خاص لطف محسوس ہونے لگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔

یوں تو اس دورے کا سب سے بڑا حاصل اسی کو سمجھتا ہوں کہ بہت دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ احباب کے احمدیت قبول کرنے کے حالات سننے اور انہیں سنانے کے بعد ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔ احباب جماعت نہایت محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ مربی سلسلہ مکرم محمد ابراہیم صاحب حنیف بھی بہت محبت سے پیش آئے جن کے ساتھ مل کر ہم اپنا کھانا تیار کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ہمیں نمازوں میں بہت آسانی میسر تھی۔

افسوس کہ یہی ایام ہمارے زمیندارہ کاموں کے لئے بھی مصروفیت کے ایام تھے اور اسی وجہ سے ہم چند روز لیٹ بھی ہو گئے لیکن بعد میں کچھ ایام ہم نے زیادہ کر دیئے۔ لہٰذا ہم سے اس دورہ میں کوتاہیاں اور غلطیاں بھی ہوئی ہوں گی۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ہماری مشکلات کو دور فرمائے اور ہمیں اپنی باقی ماندہ غلطیوں کو دور کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وقفِ عارضی کا ایک بڑا معجزہ یہ بھی ہے کہ سگریٹ نوشی کی عادت ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئی ہے۔"

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر آف احمد نگر چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۹؍۲؍۷۸ ساڑھے چار بجے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے تین بچے ہیں۔ بڑا لڑکا عمر ۱۱ سال، دوسرا ۹ سال اور تیسرا ۶ سال کا ہے۔ مرحوم جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ مرحوم کی عمر صرف ۴۲ سال تھی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ کم سن بچوں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

(محمد نسیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ حال احمد نگر ضلع جھنگ)

۲۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب کرتوی سابق معلم وقفِ جدید حال رچنا ٹاؤن سکیم نمبر ۲ تحصیل فیروز والہ ۱۹؍فروری ۱۹۷۸ء بروز اتوار صبح پونے آٹھ بجے مسجد احمدیہ سمن آباد میں قرآن کریم پڑھاتے ہوئے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی دن نمازِ مغرب کے بعد رچنا ٹاؤن میں صدر صاحب جماعت احمدیہ شاہدرہ فیکٹری ایریا نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ چنانچہ ۲۰؍فروری کو فجر کی نماز کے بعد حضور کے ارشاد پر مسجد مبارک ربوہ میں دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے ایک بیوہ اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین (لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہدرہ لاہور)

۳۔ مورخہ ۲۹؍جنوری ۱۹۷۸ء بوقت ۵½ بجے صبح محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اوکاڑہ بعارضہ فالج و نمونیہ بعمر ۶۵ سال وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ مخلص احمدی، مہمان نواز اور پابندِ صوم وصلوٰۃ تھیں۔ ان کی ایک ہی بیٹی زوجہ محترم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ ہیں جو صاحبِ اولاد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی طاقت بخشے۔ اللّٰھم آمین۔ (عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

۴۔ میرا بیٹا عزیزم مبارک احمد عمر دو سال تین چار یوم بخار میں مبتلا رہ کر ۴؍فروری کو وفات پا گیا۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم ہمیں نعم البدل عطا کرے اور ماں باپ اور سب رشتہ داروں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

(عبدالعزیز زرگر احمدی۔ کالا گوجراں ضلع جہلم)

۵۔ محترم چوہدری مہتاب الدین صاحب ورک سکنہ شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ بعمر ۵۹ سال مورخہ ۱؍۲؍۷۸ کو کینیڈا میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ان کی سب سے چھوٹی دختر عزیزہ اقبال اختر کینیڈا سے شیخوپورہ لائیں۔ ۱۰؍۲؍۷۸ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے مرحومہ کا جنازہ پڑھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ۱۱؍۲؍۷۸ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے دو بیٹے اور سات بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی ایک بیٹی کے سوا باقی ساری اولاد شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو رفعتِ درجات سے نوازے، جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور انہیں مرحومہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے (آمین) (چوہدری عبدالرحمٰن بھلولپوری)

۶۔ محترمہ صاحب خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد ممتاز صاحب ابن مکرم ملک فضل الٰہی صاحب مرحوم رئیس مجوکہ تحصیل خوشاب جواں عمر میں بچی کی پیدائش پر انتقال کر گئیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز بچی کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالمنان محلہ آہیرانوالہ خوشاب)

۷۔ محترمہ بخت سوائی صاحبہ ساکن مجوکہ تحصیل خوشاب دختر ملک غلام قادر صاحب رئیس مجوکہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم ملک فضل الٰہی صاحب رئیس مجوکہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نہایت مخلص، ایثار پیشہ اور احمدیت سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(عبدالمنان محلہ آہیرانوالہ۔ خوشاب)

۸۔ مکرم ملک احمد یار صاحب کھبہ ساکن ہیلو وینس تحصیل خوشاب ۲۵؍دسمبر کو بعمر ۷۲ سال انتقال۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تھل کے اس دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ میں آپ ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ مرحوم مخلص، نڈر، جرأت مند اور دیندار انسان تھے۔ ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ ہیلو وینس کے صدر بھی رہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین (عبدالمنان محلہ آہیرانوالہ۔ خوشاب)

۹۔ ہمارے والد محترم ملک اللہ رکھا صاحب نوشہروی حال سلطان پورہ لاہور ۲۸؍جنوری ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لاہور میں نمازِ جنازہ صدر حلقہ مکرم عبیدالرحمٰن صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں مسجد مہدی میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین (حمید احمد خان سلطان پورہ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ امۃ الحفیظ راحیلہ ایم۔اے بی ایڈ سرگودھا تحریر فرماتی ہیں کہ مجھے اچانک ایک پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔

۲۔ مکرم محمد طفیل صاحب چک لالہ کا C.M.H راولپنڈی میں پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔

۳۔ مکرم ندیم الحق ناصر صاحب ساہیوال کے والد مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

۴۔ مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب موضع ڈھل گھیر ضلع گجرات کے بڑے بھائی مکرم سید محمود احمد صاحب بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں اور بہت زیادہ تکلیف ہے۔

۵۔ مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد کا لڑکا طیب محمود بعارضہ بخار کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔

۶۔ مکرم نیاز قطب اعظم صاحب بٹ پشاور کینٹ کے دوست مکرم فقیر محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔

۷۔ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کے والد صاحب کو بس کا ایک حادثہ پیش آیا اور ان کا ایک اٹیچی کیس بھی گم ہو گیا۔ نیز ان کی والدہ صاحبہ کو شوگر کی تکلیف ہے۔

۸۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ربوہ جو عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اِن دنوں شدید بیمار ہیں۔

۹۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس ربوہ چند روز سے بعارضہ نزلہ، زکام اور بخار بیمار ہیں۔

۱۰۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ عزیز محمد الیاس چیمہ گزشتہ ۱۷ سال سے نرینہ اولاد سے محروم ہیں نیز ان کے بڑے بھائی کا لڑکا سخت بیمار رہتا ہے۔

۱۱۔ مکرم ملک محمد خان صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزہ نسیم خالدہ بنت محمد اکبر صاحب کھوکھر دل کی مریضہ ہیں اور کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔

۱۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع وہاڑی تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم ملک نصیر احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ تحصیل وہاڑی کو ایک حادثہ پیش آیا ہے۔

۱۳۔ مکرم مغفور احمد صاحب نصیب شاہد واقفِ زندگی لاہور کے بھتیجے کاشف محمود ابن چوہدری محمود احمد صاحب فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان کو چند ماہ قبل پولیو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ٹانگ اور بازو حرکت نہیں کرتے۔ اس دوران ۳ بار نمونیہ کا حملہ بھی ہوا ہے۔

۱۴۔ مکرمہ بشریٰ حمید سیکرٹری لجنہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کے والد مکرم ملک عبدالحمید صاحب سابق صدر حلقہ دارالذکر لاہور عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

احباب جماعت اِن سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ قرآن مجید کے متعلق ضروری اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کو فروغ دینے کے لئے یہ ہدایت بھی فرمائی ہے کہ "ساری جماعتوں میں ایک ہفتہ قرآن مجید منایا جائے" نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے اس ہدایت کی تعمیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ہفتہ قرآن مجید کے لئے ۲۱ اپریل تا ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔

تمام جماعتیں ان تاریخوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی تعمیل میں پورے اہتمام سے یہ ہفتہ منائیں اور قرآن مجید کے متعلق بالخصوص مندرجہ ذیل عناوین پر مدلل تقریروں کا انتظام کریں اور جماعتی اجتماعات کا اس غرض کے لئے مناسب انتظام کریں:۔

- تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں۔
- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔
- قرآن مجید کامل و جامع شریعت ہے۔
- قرآن مجید کی تاثیرات
- قرآن مجید کی تعلیمات کے فروغ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی۔
- تفسیر قرآن کے اہم اصول

(۲) تعلیم القرآن کی کمیٹیاں ہر جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کا پروگرام تاریخ وار مرتّب کریں۔ ایک خصوصی جلسہ ساری جماعت کا اجتماعی رنگ میں بھی کیا جائے اور قرآن مجید کے متعلق ضروری تقاریر کی جائیں۔

(۳) اختتام ہفتہ پر مکمل رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوائی جائے۔

(۴) مندرجہ بالا مضامین کے متعلق ضروری نوٹس بذریعہ اخبار الفضل احباب کے لئے مہیا کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے عہدیداران

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل نئے عہدیداران اور کونسل کے ممبران کے انتخاب کو منظور فرمایا ہے:۔

محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	صدر
" بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سید ضیاء الحسن صاحب	نائب صدر
" ڈاکٹر ناصر ملک صاحب	اسسٹنٹ سیکرٹری

کونسل ممبران:۔

۱۔ ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری	۲۔ ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب
۳۔ ڈاکٹر نصیر اے شیخ صاحب	۴۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط
۵۔ ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری	۶۔ ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب
۷۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب	۸۔ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ
۹۔ میجر منیر احمد خالد صاحب	۱۰۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۱۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب	۱۲۔ پروفیسر عقیل بن عبد القادر صاحب

(خاکسار لطیف احمد قریشی سیکرٹری)

ولادت

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم نعیم اللہ طاہر ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب واقفِ زندگی مینیجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ فروری ۱۹۷۸ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام آصف نعیم تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

خاکسار سلطان احمد شاہد واقفِ زندگی
قرآن پبلیکیشنز ربوہ

لازمی چندہ جات کے بقایا جات ادا فرمائیں

بقایا جات کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ... بقایا ادا کر کے آؤ"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

آپ کے ذمّہ چندہ عام، حصّہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات ہوں تو ازراہِ کرم فوری توجہ فرما کر ادا کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

ربوہ۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محترم منشی محمد طفیل خان صاحب ساکن چک نمبر ۱۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا ۱۵ فروری ۱۹۷۸ء کو بوقت تین بجے شام ربوہ میں بعمر قریباً ۹۶ سال وفات پاگئیں، انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترم منشی محمد صادق صاحب مختارِ عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی والدہ اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ کی دادی تھیں۔

نماز جنازہ ۱۶ فروری ۱۹۷۸ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی جس میں کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد بھی شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو قبرستانِ عام میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان تحریکِ جدید نے دعا کرائی۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور بہت دعا گو خاتون تھیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

احمدی طلباء کے لئے اطلاع

جو احمدی طلباء اس سال علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لے رہے ہیں وہ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں:۔

عبد الحفیظ منعم M.B.B.S. سیکنڈ ایئر
دار الحمد A-476 نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

گمشدہ عینک:۔ ایک عدد نظر کی عینک جامعہ احمدیہ کے سامنے سے گری ہوئی ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں:۔

شریف ڈینٹل کلینک۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

تشخیص وعلاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود، اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲